اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

JAGRAON 7 FEB. 90

نمبر ۶ | مطبوعہ ۶ - فروری ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک - عہ/ ؎

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی - عہ/ ؎

" ایک شخص کے نام ۔ ۵ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی -

ایڈیٹوریل

اب ہم یہہ لکھنا اور اپنے بھائیوں مبتلائے شبہ لہم کو دکھانا چاہتے ہیں کہ کوہ کلوری کے مصلوب مردنے جو جو باتیں بر سر صلیب کہیں اور وے سب اناجیل اربع میں اُن بچشم دیدہ اور ہمعصر گواہوں سے قلمبند ہوئیں اُن سے کیا متر شح ہوتا ہی کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ بیان کو جلد ختم کرکے اُس مصلوب شخص کے قبر سے جی اُٹھنے کے بیان کا سلسلہ شروع کریں لیکن جبتک یہہ امر طی نہ ہوے کہ وہ مرد مصلوب فی الحقیقت یسوع ناصری تھا اور قرانی قول یہودیان کہ ہمنے قتل کیا ابن مریم رسول خدا کو حقیقت میں صحیح اور صادق تھا تبتک آگے قدم بڑھانا مناسب نہیں جانتے - کیونکہ اگر وہ شخص مصلوب کوئی اَور ہی تھا تو اسکے جی اُٹھنے کے ثبوت کی تلاش میں کوشش کرنا محض بیفائدہ ہی لیکن اگر وہ فی الحقیقت وہی یسوع ناصری تھا تو بیشک اُس جیسے مقدس اور فوق الخلقت بشر کا قبر میں سڑ جانا خلاف عقل معلوم ہوتا اور یہہ قرین قیاس ہی کہ وہ جو دوسروں کو جو مرے ہوئے تھے قُم بافنی کہکر جلاتا اور تین دن کے مدفون لعاذر کو پکار کر فرماتا کہ ای لعاذر (قبر سے) نکل آ اور وہ لبیک کہکر قبر سے باہر نکل آیا کیا وہ خود جی اُٹھنے کی طاقت و قدرت نہ رکھتا ہوگا؟ ضرور اُنھیں اَور مُردوں کو جلادینے کی قدرت تھی تو اپنے مُردہ بدن کو جلانیکی بدرجۂ اولی قدرت تھی - چنانچہ اُسنے اپنے جیتے جی ایک مرتبہ یہودیوں سے فرمایا کہ " تم اِس ہیکل کو ڈھا دو اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کرونگا " پھر اُسنے یہہ فرمایا کہ مجھے اپنی جان دینیکا اختیار ہی اور اسکو پھر لینیکا اختیار ہی - پس اب ہم اُن باتوں کو جو اُسنے عین بحالت مصلوبیت کہیں تفصیلوار بیان کرینگے - متی لکھتا ہی کہ " نویں گھڑی کے قریب یسوع نے (نہ کہ شُبّہ لہم نے) بڑی آواز سے چِلّاکر کہا " ایلی ایلی لما سبقتانی " یعنی " ای میرے خدا ای میرے خدا تونے کیوں مجھے چھوڑ دیا " متی ۲۷ - ۴۶ اگر یہہ یہودا یا اَور کوئی دھوکھا باز بے ایمان شخص ہوتا تو خدا کو میرا خدا ہرگز ایسی تکلیف و جانکنی کے وقت میں نہ کہتا بلکہ اُسکے نام پر کفر بکتا - لوقا کا بیان ہی کہ جب تائب چور نے یسوع کو کہا ای خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے مجھے یاد کر - اور یسوع نے اُسے کہا میں تجھسے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا " لوقا ۲۳ - ۴۲ و ۴۳ اب جائے غور ہی کہ اگر یہہ شخص مصلوب یہودیوں کا کوئی سردار یا یہودا اسکریوطی یا ططیانوس یا شمعون قرینی یا اَور کوئی جو اپنے کیفر کردار سے مغضوب خدا ہوکر عیسیٰ کی صورت بن گیا تھا تو اُسکو خود چند منٹ بعد بہشت میں داخل ہونے اور تائب چور کو اپنے ساتھ بہشت میں پہونچانیکا وعدہ کرنیکے لئے کیا اُمید ہو سکتی ایسا شخص تو اپنے ضمیر کی ملامت سے سمجھکر اپنی ہلاکت و دخل جہنم کا مُتیقن ضرور ہوتا - ہم نہیں جانتے کہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے اِن انجیلی بیانات پر کبھی غور و فکر کیا ہو - اگر اپنی گناہ آلودہ حالت سے واقف ہو کر مسیح کی کفارہ آمیز موت کے بیان کو انجیل سے معلوم کریں - تو

وے شبہۂ وہم کے گرداب پُراضطراب سے نکلکر ساحل نجات پر پہنچ جائیں +

ہم بڑی خوشی کے ساتھ اپنے مسیحی ناظرین شائقین کو مژدہ دیتے ہیں کہ فاضل پادری الگزینڈر ریر صاحب ڈی ڈی مقیم ایڈنبرا کی کتاب موسومہ مسیحی شہادتوں کے مشاہدات کے اُردو ترجمہ کا پہلا حصہ "مسیحیت اور علم طبعی" جسکی نسبت ہم نے نورافشاں نمبر ۴۴ جلد ۱۷ میں بصیغہ ایڈیٹوریل درخواست کی تھی کہ اگر یہہ نایاب کتاب جو زمانہ حال کے لئے مسیحیوں کیواسطے خصوصاً اور غیر اقوام کیواسطے عموماً نہایت مفید و کارآمد ہے راجپوتانہ مشن پریس سے جلد شایع ہو تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ اُسکا پہلا حصہ بخط نفیس صاف وشفاف ۴۴ صفحہ کا ہمارے پاس آیا ہے۔ ہم اپنے ناظرین نورافشاں سے اسکو خریدنے اور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں کیونکہ پڑھنے ہی سے اسکا لطف معلوم ہو سکتا ہے کہ مصنف بیدار مغز نے مسیحیت اور علم طبعی کا بیان اور مقابلہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کیا ہے اور بتلایا ہے کہ علم طبعی مسیحیت کا مخالف نہیں بلکہ اُس کا مؤید و معاون ہے۔ آجکل اکثر لوگ ایسا خیال خام رکھتے ہیں کہ علم طبعی کی روشنی میں مذہب مسیحی بے رونق ہو جاتا اور اسکی دلایل کے مقابل کھڑا نہیں رہ سکتا ہے اور اسی لئے زمانہ حال میں اکثر اہل علم طبعی نے مسیحیت کو چھوڑ دیا ہے مگر اس کتاب کے پڑھنے سے ایسے اوہام باطل مطلق رفع ہو جاتے اور مسیحیت کی صداقت دل نشین ہو جاتی ہے۔ پہلا حصہ ۳ آنہ معہ محصول بہ ڈاکٹر پادری جان ہسبنڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس اجمیر کو لکھنے سے مل سکتا ہے مسیحی برادر ضرور اسکو منگاکر مطالعہ کریں +

سیول و ملٹیری گزٹ میں بنگلوری کارسپانڈنٹ سے منقول ہے۔ کہ وہاں فی الحال ایک ایسوسی ایشن قایم ہوئی ہے جسکا نام "آرین ینگ منس میوچوال امپروسنٹ سوسائٹی" رکھا گیا۔ یہہ مسیحی مشن کی مخالفت پر مبنی ہے کناری زبان میں ایک اشتہار شایع کیا ہے جس سے آریوں کی خام خیالی کا کامل ثبوت ملتا ہے ہم سکا ترجمہ اُس اخبار سے ناظرین نورافشاں کے لئے ذیل میں کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہہ لوگ کسقدر نادان اور متعصب ہیں)

وھو ھٰذا

"انگلستان کے دولتمندوں نے ان مشنریوں کو مسیحیت کی تعلیم اِس مُلک کے لوگوں کو دینے کے لئے بھیجا ہے۔ انگلستان میں اِن لوگوں کی یہہ حالت تھی کہ اگر کھانے کو ہے تو پہننے کو نہیں اور اگر پہننے کو ہے تو کھانے کو نہیں۔ یہہ لوگ ہندوستان میں آکر اگر کسی کو عیسائی کریں تو وے بڑے دیندار سمجھے جاتے اور اُنکی تنخواہ بڑھ جاتی ہے۔ جب یے مشنری لوگ ہماری دینی کتب کو پڑھتے ہیں تو اُنکا اعتقاد عیسائی مذہب کی نسبت کم ہو جاتا ہے تاہم تنخواہ لینا اُنکو ضروری امر ہے وہ ایسا کیوں نکریں؟ - وے اِس مُلک کے لوگوں کو خوبصورت لڑکیاں دکھلاتے ہیں یا اُنکو عمدہ نوکریوں کا وعدہ دیتے اور یوں انہیں فریب دیتے ہیں جو لوگ اِن باتوں سے انکے فریب میں نہیں آتے اُن پر وے عیسائی ہونے کے لئے جبر کرتے ہیں۔ اے عاشقان آریہ مذہب جہاں یے مشنری لوگ منادی کرتے ہیں اُنکے نزدیک مت جاؤ۔ انکے مقرر کئے ہوئے سکولوں میں اپنے لڑکوں کو مت بھیجو۔ اگر کوئی سکول تمہارے لئے نہیں ہے تو آؤ ہم ایسے سکول قایم کریں اور اُنھیں اپنی مذہبی کتابوں کی تعلیم دیں۔ جہاں کہیں ہم جاتے ہیں ہم اُس خرابی کو جو اِن مشنریوں نے برپا کی ہے دیکھتے ہیں۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے لڑکوں کو انکے تعلق سے بالکل الگ کریں" +

قرآن سورہ بقر میں ہے یومنون بالغیب یعنی ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے مطابق ایمان ایسی باتوں پر لانا چاہئیے جو انسان کے قیاس اور عقل سے باہر ہیں۔ تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وجود روحانی ایک ایسی چیز ہے تاہم اکثر محمدی اس بات کی تفتیش کی سعی کرتے اور تحکم سے کہتے ہیں کہ الٰہی وجود فقط ایک ہی طور پر ہو سکتا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ خلاف عقل اور غیر ممکن ہے کہ توحید فی التثلیث ہو۔ لیکن مسیحی یقین لاتے کہ وجود الٰہی ہماری عقل قاصر کے احاطے سے باہر ہے اور جو کچھ ذات الٰہی کی نسبت یقین کرتے الہام کے مطابق کرتے ہیں جسپر اہل اسلام اُنہیں قصوروار ٹھہراتے حالانکہ قرآن اُنکی تعریف کرتا ہے جو ایمان لاتے ہیں غیب کی باتوں پر پس اِس امر میں محمدیوں کے لئے جائے فخر نہیں بلکہ مسیحی یومنون بالغیب کے مصداق ہیں +

پل تواریخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۵ جلد ۱۸)

اِس گیارہویں صدی کو کیا نام دیں؟ لازم ہے کہ ہم اِسکو محراب ولیم فتاح کہیں۔ کیونکہ اسی صدی میں ولیم ڈیوک آف نارمنڈی نے انگلنڈ پر قابض ہونیکے لئے انگلش چینل کو عبور کیا اور جنگ ہسٹنگ کی لڑائی لڑا جہاں ہرلڈ مارا گیا۔ ہرلڈ ایک سکسن امیر تھا جسکو لوگوں نے اڈورڈ کانفسر بادشاہ کی وفات کے بعد تخت نشین کیا تھا۔ یہہ اڈورڈ بادشاہ ویسٹمنسٹر کی خانقاہ میں مدفون ہے۔ جہاں ۲۸ دسمبر ۱۸۶۵ء کو ڈین اسٹنلی صاحب نے ایک عمدہ درس اِس خانقاہ کے آٹھ سو برس قبل کھلنے کی نسبت پڑھا۔ اڈورڈ بادشاہ نے زر کثیر اسکی تعمیر کے لئے دیا تھا۔ وہ اسکے گرجا کھلنے کے وقت حاضر ہونا چاہا لیکن بیمار ہو گیا اور چھ روز بعد وفات پائی۔ تب ولیم ڈیوک آف نارمنڈی نے تخت شاہی کا دعویٰ کیا اور جنگ شروع ہوئی جسکا انجام ولیم کی فتح ہوئی۔ جب ولیم چند سال تک سلطنت کرتا رہا تو بوجہ کمی محصول زمین کے بے صبر ہوا۔ اُن دنوں میں صرف زمین ہی کا خاص محصول تھا اور محاصلات حال کی نسبت وہ ایک قلیل محصول تھا

اور جب زمینداروں کو محصول مقرر کرنیکا موقع ملتا تو وے نامعقول قلیل محصول مقرر کرتے تھے۔ پس ولیم نے اپنے وزیروں سے کہا کہ زمین کا محصول سلطنت کے ضروری مصارف کے لئے کافی نہیں ہے۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یقین ہے کہ زمیندار زیادہ محصول نہیں دے سکینگے۔ اسپر ولیم نے کہا کہ میں تمام ملک کی پیمایش کر کے دیکھونگا کہ زمیندار کیا دے سکتے ہیں۔ اور چونکہ ولیم اپنی ہی مرضی پر چلتا تھا نامعقول اسپر عمل کیا جبکہ نارتھمبرلنڈ ڈرہیم کمبرلینڈ وسٹ مورلینڈ میں وہاں کے باشندوں کی نارضامندی کے باعث پیمایش نہ کر سکا تو اُسنے اُنکی ملکیتوں کو آگ لگادی اور تلوار سے برباد کیا تاہم وے مغلوب نہ ہوئے۔ ڈومس ڈے کی ضخیم کتابیں جنکے اوراق ولیم نے اپنی انگلیوں سے اُلٹ پلٹ کئے رق پر لکھی ہوئی جو آدھی انگریزی اور آدھی لاٹن میں ہیں اب تک موجود ہیں۔ چند برس گذرے یہہ جلدیں سوتھمپٹن میں سرکاری مُصوّر خانہ میں مطبوع ہوئیں اور اب مختلف اضلاع کی متفرق ڈومسڈے بک ارزاں بکتی ہیں اگر تم ایک نسخہ اُسکا لو تو پُرانے شہروں قصبوں اور گانوں کے نام معہ اُن کے جنگلوں چراگاہوں ملکیتوں اور اُنکے مالکوں کے اُسمیں پاؤگے۔ خیال کرنا چاہئے کہ وہ کتاب کیسی خبرداری سے بیان کرتی ہے کہ فلاں بشپ اسقدر قطعہ زمین فلاں پرگنہ میں رکھتا تھا اور فلاں دیہہ کے پریسٹ کا نام یہہ ہے پس اِس صدی میں مسیحی دین کی موجودگی کی حقیقت کہ اُس ملک کا اقراری مذہب یہہ ہی تھا ڈومسڈے بک میں مندرج ہے۔ پوپ کی حکومت اِس صدی میں بہت زبردست تھی کیونکہ ہلڈبرانڈ یا گریگوری ہشتم اسوقت پوپ تھا مگر انگلنڈ میں وہ اپنی راہ نہ پا سکا۔ ہاسٹنگ کی لڑائی میں جو جھنڈا ولیم کے ساتھ تھا وہ نارمن کی لیڈیوں نے بُنا تھا اور گریگوری نے اُسپر برکت پھونکی تھی پس پوپ گریگوری نے ولیم کو کہلا بھیجا کہ تیری تلوار اور بہادری اور نارمن فوج کی شجاعت نے یہہ فتح نہیں کی بلکہ یہہ اُس پوپی برکت کا طفیل ہے جو اِس جھنڈی پر پھونکی گئی تھی۔ اور حجت اِس بات پر واقع ہوئی کہ ولیم اپنے لوگوں کو پُرزور تاکید کرے اور اپنے طور پر کسی کو بشپ مقرر کرنیکی جرأت نہ کرے۔ لیکن ولیم نے زبردست ہلڈبرانڈ کو چٹکیوں میں اڑایا اور اپنی مرضی کے موافق بشپ مقرر کئے۔ اِس زمانہ میں جرمنی کے چند اطراف میں جن لوگوں نے پوپی تعلیم اور عمل کی برخلافی کی قتل کئے گئے اور جو بدعتی خیال کئے گئے فرانس کے علاقہ اور لیس میں آگ میں جلائے گئے اور خدا کے خاکسار لوگ پیڈمنٹ کی وادی میں خالص مسیحی عقیدے کے باعث ستائے جاتے تھے۔ اِس زمانہ میں ایک کتاب موسوم بہ کرڈیوس ہومو یعنی خدا کس لئے انسان بنا ذکر کرنیکے قابل ہے جسکو کینٹربری کے آرک بشپ انسلم نے ولیم روفس کے عہد سلطنت میں تصنیف کیا یہہ نہایت عمدہ کتاب مسیح کے کفارے کے بیان میں ہے۔ اب ہم پھر بر سر مطلب آکر سوال کرتے ہیں کہ یہہ مسیحیت جسکی تعلیمات انسلم نے بیان کیں اور جسکے لئے والڈو والوگ ایذا اُٹھاتے تھے اور جو ڈومسڈے بک میں مندرج ہوئی کہاں سے آئی؟ بشپ اور پریسٹ جو انگریزوں کو تعلیم دیتے اور وے ایمان لاتے تھے کہ یسوع ناصری اِس دنیا میں تھا اپنی عمدہ تعلیمات لوگوں کو سکھلائیں معجزے دکھلائے مصلوب ہوا اور پھر مُردوں میں سے جی اُٹھا بشپ اور پریسٹ لوگوں نے یے تعلیمیں سکھلانی کیونکر حاصل کیں؟ اور لوگ کیونکر ایمان لائے کہ یے باتیں حقیقت ہیں؟ کیا اِس تعلیم اور عقیدہ کے لئے کوئی بنیاد نہ تھی؟ کیا یسوع زمین پر کبھی موجود نہ ہوا اور جسکو ہم انجیلی تواریخ کہتے ہیں کیا وہ سب سورج کی پُرانی ضعیف کہانی ہے؟ آؤ ہم اپنے تواریخی پل پر گیارھویں صدی یا ولیم فتاح کی محراب سے پیچھے قدم رکھیں اور دیکھیں اگر مسیحی دین وہاں پایا جاوے ✢

✢ ایک محصول جو ہر ایک روپ کا تھوڑا پوپ کو ادا کرتا ہے ایک مسیحی چھوٹی قوم جو پیڈمنٹ کے پہاڑوں میں رہتی تھی ✢

مراسلات

ہماری یونیورسٹیاں اور امتحانات کے اسٹینڈرڈ

اِس عنوان کے مضمون میں علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ جسکے ٹھیک ہونیکی نسبت کسی شخص کو کچھ کلام نہیں ہو سکتا ہے جنے تحصیل علم میں آپ کوشش کی ہے اور جو ہندوستان کی یونیورسٹیوں کے مجازی حالات اور کارروائیوں سے واقف ہو کر غور کرتا ہے کہ آیا یہہ حالات اور کارروائیاں تحصیل اور ترقی علوم کے لئے مفید اور موید ہیں یا بخلاف اُسکے متنفر اور مانع ہیں۔ آنریبل سر سید احمد خان صاحب بالقابہ نے ایسا تحریر فرمایا ہے جسکی طرف ہماری سرپرست گورنمنٹ اور ہمارے ملک کی یونیورسٹیوں کے لیڈنگ معزز ممبروں کو توجہ فرما کر اصلاح کر کے ترقی تحصیل علوم میں سعی فرمانا سارے ملک کو ممنون احسان کرنا ہے۔ وہ مضمون یہہ ہے ✢

(ہم اسوقت اِس بات پر بحث کرنی نہیں چاہتے کہ جو طریقہ امتحانات کا یونیورسٹیوں میں جاری ہے وہ لیاقت اور استعداد علمی دریافت کرنیکا ٹھیک ٹھیک ذریعہ ہے یا نہیں۔ ہمارے نزدیک تو نہیں ہے۔ مگر اسبات کو بتلانا چاہتے ہیں کہ امتحانات کے اسٹینڈرڈ قرار دینے کی نسبت بعض یونیورسٹیوں کا جو خیال ہے وہ کیا غلط ہے یعنی بعض یونیورسٹیاں یہہ سمجھتی ہیں کہ اونچے اسٹینڈرڈ قرار دینا اُن یونیورسٹیوں کے افتخار کا باعث ہے اور اُسکے ڈگری یافتہ طالب علموں کے لئے اعلی درجہ کا علم حاصل ہونیکی نشانی ہے مگر یہہ خیال محض غلط اور بالکل بے اصل ہے۔ اور ہم افسوس سے دیکھتے ہیں کہ تین برس سے پنجاب یونیورسٹی نے اس خیال

کے درپے ہو کر مُلک کو کسقدر نقصان پہنچایا ہی +

اگر سہل سے سہل کتابیں کواس میں رکھیں اور اُنکے امتحان پاس ہونے کے اسٹینڈرڈ کو بڑھادیں تو اُن میں بھی بہت لوگ فیل ہوجاوینگے اور کچھ پاس بھی ہونگے تو اُن پاس شدہ کی نسبت کوئی کہہ سکتا ہی کہ علم میں اُنہوں نے اعلیٰ درجہ پایا؟ اور نہ اُن فیل شدہ کی نسبت کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ علم میں اُن پاس شدہ سے کم ہیں +

علم میں اعلیٰ درجہ ہونا صرف اُن کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے پر منحصر ہی جو پڑھائی جاویں یا طالب علم اپنے شوق سے خارج از کورس مفید کتابوں کو پڑھیں اور اُنسے فائدہ اُٹھاویں۔ امتحان میں صرف یہہ بات دیکھنی ہی کہ اُنے اُن کتابوں کو پڑھا ہی اور سمجھا ہی اور جہانتک ممکن ہو امتحان کا اسٹینڈرڈ معتدل رکھنا چاہئے۔ تاکہ طالبعلموں کو آئندہ پڑھنے اور علم میں مزاولت پیدا کرنیکا موقعہ ملے اور ہمت ہو۔ بڑا اسٹینڈرد امتحان کا رکھنا اور علاوہ پاس نمبروں کے کل میں سے فیصدی کا اسٹینڈرڈ قایم کرنا ملک کی تعلیم کو نہایت نقصان پہنچانے والا ہی۔ ہر ایک یونیورسٹی میں دیکھا جاتا ہی کہ پاس شدہ اور فیل شدہ طالب علموں میں کچھ بھی فرق نہیں ہوتا بلکہ اکثر دیکھا گیا ہی کہ فیل شدہ پاس شدوں سے زیادہ لیاقت رکھتے ہیں*

ہندوستان میں کیا اور یورپ میں کیا یونیورسٹی کی ڈگریاں ملنے کے یہہ معنی ہیں کہ اب وہ تحصیل علم شروع کرنیکے لایق ہوا ہی نہ یہہ کہ عالم ہو گیا ہی۔ یونیورسٹی کی ڈگریاں لینے کے بعد جو شخص تحصیل علم میں مشغول ہوتا ہی اور اپنی زندگی کسی علم میں لگا دیتا ہی بلاشبہ وہ ایک عرصہ میں عالم اور دُنیا کے نامی لوگوں میں جگہہ پاتا ہی +

ہمارے ہاں ایشیائی طریقہ میں بھی بعد فراغ تعلیم دستار فضیلت بندھتی تھی مگر وہ محض کیا عالم ہو جاتا تھا بلکہ عالم ہونیکے قابل سمجھا جاتا تھا۔ اور پھر خود اپنی محنت اور علم کی مزاولت سے عالم ہوتا تھا پس امتحان کے اسٹینڈرڈ کو بڑا بھاری کر دینے کے فی الحقیقت یہہ معنی ہیں کہ ملک کی تعلیم اور ترقی تعلیم کو روکا جاتا ہی اور جو یونیورسٹی ایسا کرتی ہی وہ اپنے منصب اور مقصد کو قایم نہیں رکھتی) +

غرضکہ آنریبل سیّد صاحب کی رائے میں اوّل تو یونیورسٹیوں کا طریقہ امتحانوں کا طلبہ کی لیاقت اور استعدادِ علمی دریافت کرنیکا ٹھیک ٹھیک ذریعہ نہیں ہی۔ دوسرے بعضی یونیورسٹیاں امتحان میں پاس ہونے کے اسٹینڈرڈ برس برس بڑھا کر مُلک کو علمی نقصان پہنچانیکا سبب ہو رہی ہیں۔ پہلے امر کی نسبت ہر ایک شخص تصدیق کریگا جو یونیورسٹیوں کے گذرے برسوں کے سوالوں کو دیکھیگا۔ اور پھر ممتحنوں کی قلتِ فرصت اور اسی میں جانچ کی کثرتِ کار اور مارک دینے کی دشواری اور احتیاط پر لحاظ کریگا۔ علاوہ اسکے اگر ان باتوں سے قطع نظر کرکے غور کیا جائے تو بھی حال سے طریقہ کے موافق کیا دو چار علمی سوالوں کے جواب طلبہ کی استعداد علمی ظاہر کرنے کو کافی ہو سکتے ہیں یا پانچ سات سطریں ترجمے کی یا دس بیس سطریں کسی مضموں کی کسی کی زبان دانی کی لیاقت جتلانے کو بس ہو سکتی ہیں؟ تو اب یہہ سوال ہوگا کہ اس سے بہتر اور ٹھیک ٹھیک طریقہ طلبہ کی لیاقت علمی اور استعداد زبان دانی دریافت کرنیکا کیا ہی؟ راقم اپنی بیس برس کی طالبعلمی اور اٹھارہ برس کی مدرّسی اور انسپکٹری مدارس کے تجربوں سے بلکہ اپنے کتنے ہی ہم مدرسہ اور ہم پیشہ دوستوں کے تجربوں سے جسطرح اوپر کے بیان کی تصدیق کرتا ہی ویسے ہی اس بات کی بھی تصدیق کرتا ہی۔ کہ وہ ٹھیک ٹھیک ذریعہ اُن استادوں اور مدرسوں اور پروفیسروں کی تصدیق ہی جو اُن طلبہ کو روز روز پڑھاتے اور سکھاتے اور بار بار امتحان لیتے رہتے ہیں۔ وے اچھی طرح سے اُنکے مادّہ علمی اور لیاقتِ زبانی کو جانتے اور پہچانتے ہیں کہ اُنمیں سے کون کون سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے درجہ فضیلت کی کتابوں کو جیسا چاہئے پڑھا اور سمجھا ہی۔ خصوصًا وے اُستاد اور مدرس اور پروفیسر جو آگرہ گورنمنٹ کالج بلکہ اغلب ہی کہ دہلی اور بنارس وغیرہ کے اگلے قاعدہ کے طور پر اپنی اپنی جماعت کے طلبہ کا بار بار امتحان آموختہ میں لیکر اُسکے نتیجے ہر ایک طالب علم کی نسبت درج رجسٹر کرتے جائیں اور سالتمام پر سالانہ نتیجے لیاقت اور استعداد علمی ہر ایک طالب علم کی نکالیجائیں +

دوسرا امر اتنا صاف اور صحیح ہی کہ جسقدر سیّد صاحب نے لکھا ہی اُس سے زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں ہی +

اُن دونوں امروں کے سوا تین اَور امور بھی ذکر کرنے ضرور ہیں جنکی شکائت بجا یونیورسٹیوں کی نسبت ہوتی ہیں اور درحقیقت اُنکے سبب سے سارے ملک ہندوستان کو بڑا بھاری نقصان علمی پہنچتا ہی۔ اور اسلئے اُن امروں کی اصلاح واجبات سے ہی +

پہلا امر یہہ ہی کہ تحصیل علم کرانا اور فضیلت کی ڈگریاں عنایت فرمانا دو جدی جدی باتیں ہیں جنکو ہماری یونیورسٹیوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اسقدر ملا دیا ہی کہ دونوں کو ایک ہی کر دیا ہی۔ یہانتک کہ جبتک کوئی شخص کسی درجہ فضیلت کی ڈگری یونیورسٹی سے حاصل نہیں کر لیتا ہی تبتک وہ اُس درجے سے اوپر کے درجہ کے علوم اور زبانوں کی تعلیم کسی مدرسہ سرکاری وغیرہ زیر انتظام یونیورسٹی میں نہیں پانے پاتا۔ اور اسی سبب سے ہم ہر سال کتنے ہی ہزار طلبہ کو نہائت افسوس کی آنکھ سے دیکھتے ہیں کہ اُنہوں نے اور اُنکے سرپرستوں نے اِس بے کاری کے عالم اور بڑی گرانی کے وقت میں جفاکشی اختیار کرکے بڑی محنت اور کوشش سے کوئی درجہ فضیلت کے لائق کیا۔ اتفاق سے کسی سبجکٹ کے ایک دو سوال کے جواب میں فیل ہونے سے اُس درجہ کے امتحان میں پاس نہونے کے سبب ڈگری نہیں پا سکے اسکے سبب سے اُنکا اتنا ہی نقصان نہیں ہوتا ہی کہ اُنہیں یونیورسٹی کی وہ ڈگری اُس درجہ فضیلت کی نہیں ملتی ہی۔ بلکہ اُسکے

ساتھ یہہ بھاری بلا بھی نازل ہوتی ہی کہ وے اُس درجہ سے اوپر کے درجہ کے علوم اور کتابیں بھی تحصیل کرنے سے محروم کئے جاتے ہیں۔ اُنکی حیرانی اور پریشانی کون بیان کرسکتا ہی۔ ادنیٰ بات کے سبب اِدھر اپنی عمر اور روپیہ ضائع ہونیکا افسوس ہوتا ہی۔ اُدھر ہمچشموں بلکہ سب اپنے اور برائیوں میں خفّت اور ذلّت جی کو کھاتی ہی۔ اور سب سے زیادہ آئندہ کی ترقی و تحصیل علم سے محروم رہنا سر پر آگ برساتا ہی۔ اور آخر نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ ہر سال کتنے ہی ہزار طلبہ اسطورت فیل ہو جانیکے سبب جی توڑ کر اور ہمّت چھوڑ کر تحصیل علم سے باز آتے ہیں۔ بخلاف اسکے اگر ہماری یونیورسٹیاں تحصیل علم کرانے کو فضیلت کی ڈگریاں عطا فرمانے سے جدا رکھیں تو ہر ایک شخص اپنی حالت اور حیثیت کے مطابق ادنیٰ درجہ سے اوپر کے درجوں میں پڑھتے اور تکمیل تحصیل کرتے چلے جاوینگے۔ فضیلت کی ڈگریاں اُن قاعدوں اور دستوروں کے موافق صرف وے لوگ پائینگے جو اُن قاعدوں اور دستوروں کے موافق امتحان دیکر خوبی قسمت سے پاس ہو جائیں ✣

دوسرا امر یہہ ہی کہ فضیلت کی ڈگریاں عطا فرمانے میں بھی یونیورسٹیوں کا یہہ قاعدہ ٹھیک نہیں ہی کہ اعلیٰ درجہ کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ضرور ہی کہ اُنہنے اُسکے ادنیٰ درجہ کی ڈگریاں پہلے حاصل کرلی ہوں۔ کیونکہ یہہ قاعدہ بھی تکمل تحصیل کا بڑا مانع اور تضیع اوقات اور دولت کا بڑا سبب ہی۔ اس قاعدہ کے موافق اعلیٰ درجہ کی ڈگری پانے کے لئے ہزار طلبہ میں سے شاذ ایک ہی یا دو ہونگے جنہوں نے حُسنِ اتفاق سے برابر میعاد معین پر انٹرنیس سے لیکر ایم اے تک ڈگریاں پائی ہونگی۔ ورنہ ایک کم ایک ہزار ایسے نکلینگے جنہوں نے بڑی بڑی ذہانت اور سخت سے سخت محنت اُٹھانے پر بھی وقت بوقت فیل ہوتے ہوتے چھ مہینے کا رستہ بڑی مشکل سے برسوں میں طی کیا ہوگا۔ بخلاف اِسکے اگر اختیاری امر ہو کہ ہر شخص اپنی لیاقت دیکھ کر اُس لیاقت کے لائق کے درجہ فضیلت میں امتحان دے سکے تو کچھ شبہ نہیں کہ لوگ اپنی حالت اور حیثیت کو دیکھ کر تکمیل تحصیل میں کوشش کرینگے اور جس درجہ فضیلت تک وے تکمیل کرسکینگے۔ اس درجہ تک تکمیل ڈگری حاصل کرینگے ہر ہر درجہ فضیلت کا امتحان دینے اور ڈگری پانے سے کوئی فایدہ نظر نہیں آتا ہی ✣

تیسرا امر یہہ ہی کہ کئی ایک یونیورسٹیاں ہر سال کتابیں امتحان اور تعلیم فضیلت کے درجوں کی بدلتی رہتی ہیں۔ اِس وجہ سے صرف روپیہ ہی کا نقصان اُن طلبہ کا نہیں ہوتا ہی جو ایک برس فیل ہو جاتے ہیں پھر اُنہیں دوسری کتابیں مول لینی پڑتی ہیں۔ بلکہ اُنکا بھاری نقصان تحصیل علم کا بھی ہوتا ہی۔ اسلئے کہ جو طلبہ ذکی اور جنکا حافظہ بہت قوی نہیں ہوتا ہی اُنکے لئے تحصیل علم میں یہی بہتر ہی کہ وے اُنہیں کتابوں کو دوہرائیں جو اُس سے پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اور یہہ بات سالانہ تبدیلِ کُتب کی صورت میں حاصل نہیں ہو سکتی ہی ✣

راقم

صفدر علی۔ از بھنڈارہ۔ متوسط ممالک

بائبل کا الہامی ہونا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۵ جلد ۱۸)

اِس کتاب کی تصنیف عجیب ہی اِس میں ایسی باتیں ہیں جو بادشاہوں نے لکھیں شہنشاہوں یا شہزادوں نے لکھی ہیں شاعروں داناؤں فیلسوفوں نے لکھی ہیں اور وہ باتیں جو مچھوؤں اور مدبروں نے لکھی ہیں۔ ایسے آدمیوں کی لکھی ہوئی جنہوں نے مصر کی حکمت میں تربیت پائی تھی یا جنہوں نے بابل کے مدرسوں میں تربیت پائی تھی یا جنہوں نے یروشلم کی ربیوں کے قدموں تلے تربیت پائی تھی یہہ جلاوطنی میں ویرانہ میں گڈریوں کے خیموں میں ہریالی چراگاہوں میں رہیٹ کے چشموں کے پاس لکھی گئی تھی۔ اسکے مصنفوں میں ہم محصول لینے والے گڈریے اور گلار کے پھلوں کے بٹورنے والے پاتے ہیں ہم غریب امیر منتظم واعظ جلاوطنوں کپتان قانون دان حکیم پاتے ہیں ہر ایک درجہ اور جماعت کے آدمی اِس عجیب کتاب کے مصنفوں میں شامل ہیں جو فی الحقیقت کتب خانہ ہی جس میں تواریخ نسب نامہ قوموں کا حال (اتھنالوجی) شریعت علم اخلاق پیش خبری۔ نظم۔ فصاحت۔ علم طبابت۔ حفظان صحت۔ فنون۔ کفائت شعاری اور روائی اور حجتی چال چلن کے کمال قانونوں سے بھری ہوئی ہی۔ اِس میں ہر ایک قسم کے نوشتہ شامل ہیں لیکن کیسا گڑبڑ ہو جاتا اگر یہہ چھیاسٹھ کتابیں صرف آدمیوں کے ہاتھ سے لکھی جاتیں فرض کرو کہ ہمارے پاس چھیاسٹھ طبی کتابیں ہیں تیس یا چالیس مختلف ڈاکٹروں کی جنہوں نے مختلف مدرسوں میں تعلیم پائی تھی موجود ہیں اگر ہم اِن سب کی ایک جلد بنا دیں اور پھر کسی آدمی کا علاج اسی کے مطابق کریں تو ایسا بیوقوف آدمی کون ہوگا جو ایسا علاج کرنا گوارا کرے۔ لیکن پھر اِس کتاب کے لکھنے میں پندرہ سو برس گذرے اور جس آدمی نے آخری صفحہ لکھا شروع کرنے والے آدمی سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا جب اِن آدمیوں نے بے تعلّق ہوکر لکھا تو پھر ایسی کتاب کیونکر بن گئی اور کتابیں دس یا بیس برس کے بعد پرانی ہو جاتی ہیں لیکن یہہ کتاب ہزارہا سال سے چلی آتی اور ہر ایک زمانہ کے خیال اور عقل کے مطابق ہی۔ فرض کرو کہ تیس یا چالیس آدمی اِس دروازہ سے داخل ہوتے ہیں ایک شخص دہلی سے آتا ہی ایک دکن سے آتا ہی اور دوسرا کوہ ہمالہ سے اور اسیطرح مختلف اضلاع کے آدمی ہر ایک اپنے ہاتھ میں سنگ مرمر کی خاص شکل کی سِل لئے ہوئے ہی فرض کرو کہ اِن سِلوں کا بہ ترتیب ڈھیر لگاؤ نا وقتیکہ کہ ایک آدمی کی صورت بن جائے جو ٹھیک باندازہ اور خوبصورتی کے

ساتھ نقش کیا ہوا ہی اور میں کہوں کہ ان آدمیوں نے جنہوں نے کسی ایک دوسرے کو نہیں دیکھا کیونکر ایک خوبصورت مورت بنالی تم جواب دوگے یہہ آسان بات ہی ایک آدمی نے اس تمام مورت کا نقشہ دل میں بنالیا نمونے بنائے اور اُنکو چاروں طرف بھیج دیا۔ اور اُنکو ہدایتیں کردیں اور جب کہ ہر ایک آدمی نے نمونے کے مطابق کام کیا تھا تو پورا ہونے پر اسکے جدا جدا ٹکڑے ٹھیک ایک دوسرے سے چپاں ہو گئے۔ اچھا یہاں ایک کتاب ہی جو چاروں طرف سے آئی ہی۔ تمام درجوں کے آدمیوں کے ہاتھ سے لکھی ہوئی اور پندرہ سو برس کے عرصہ میں اور تسپر بھی یہہ کتاب عجیب اور موزوں بن گئی ہی یہہ کیونکر ہوا؟ (باقی آیندہ)

منقولات

دیسی اخبار

دیسی اخبارات کو اگر دیکھا جائے تو بہت سے شکنجوں میں جکڑے ہوئے ہیں جن میں سب سے سخت تر افلاس کی حالت ہی جسکی علت غائیہ قدر دانوں کی کم ہمتی اور ایڈیٹروں کی بیپروائی ہی +

ہندوستان میں اول تو تعلیم یافتہ جماعت کی تعداد خود کم ہی اور جسقدر ہیں بھی اُنمیں جدید طرز سے بہت کم دلچسپی رکھنے والے ہیں اور جنکو دلچسپی ہی اُن میں بیشتر خود سرنجۂ افلاس میں گرفتار ہیں کھانے کو روٹی میسر نہیں اخبار کیونکر خریدیں۔ جو متمول ہیں اُنمیں اعلیٰ طبقہ کو ناچ رنگ اور افیون و بھنگ اور ڈور و پتنگ اور واہیات ولغویات سے فرصت نہیں ملتی کہ دوسری طرف توجہ کریں اب صرف متوسط درجے کے لوگ باقی رہے اُنمیں بیشتر وہ حضرات ہیں جو مانگ کر اخبار دیکھتے ہیں یا قرض پر اخبار خریدتے ہیں جنکا ایفاء روز قیامت پر موقوف ہوتا ہی اور چونکہ کبھی تقاضاہائے شدید پر زر قیمت ادا بھی کر دیتے ہیں اس لئے اخبار مل بھی جاتا ہی +

اب غور کیجائے تو دیسی اخبارات کی آمدنی کے وسائل ایک تنگ و تاریک دائرہ میں محدود ہیں۔ رہے مضامین اُنکی یہہ صورت ہی کہ جو لوگ علوم قدیمہ میں مہارت رکھتے ہیں اُنکو اخبار سے اصلا شوق نہیں ہی اور جو انگریزی علوم کے ماہر اور ملکی ترقی کے دلدادہ ہیں اُنکو اُردو اخبار کے نام سے تپ چڑھتی ہی تا بہ مضمون نگاری چہ رسد جو کم استعداد ہیں اُنسے کام نہیں چلتا اور جو حضرات نامہ نگاری کرتے ہیں اُنکو چونکہ معاوضہ بہت کم ملتا ہی بلکہ نہیں ملتا ہی اس لئے جب اپنی اور ضرورتوں سے فرصت ہوئی تو رطب یابس کچھ لکھدیا لیکن ایسے لکھنے سے مضمون نگاری کا فرض ہرگز ادا نہیں ہو سکتا +

اودھر انگریزی اخبارات ہمیشہ رنگ آمیزی کے ساتھ حکام کے کان بھرتے رہتے ہیں۔ ادنی بات میں جرمانہ پڑجاتا ہی جو کارخانے کی زیرباری کا باعث تصور کیا جاتا ہی +

پایونیر جو دیسی اخبارات کو جھوٹ اور بدزبانی کا مرکز بتاتا ہی اسکا کہنا میں کیونکر تسلیم کر سکتا ہوں اگر دیسی اخبارات کیطرح پایونیر کو بھی جوابدہی پر مجبور کیا جائے تو قدر عافیت کھل جائے۔ لیکن جسکو پیا چاہے وہی سُہاگن ہی پایونیر تو مرفوع القلم ہی اُسپر اول تو کوئی استغاثہ کر نہیں سکتا اور ہوا بھی تو حکام خود وکالت کو موجود ہوتے ہیں اور پایونیر کی بدعنوانیوں کی تاویلیں کرتے ہیں +

ابھی ملک کو نہیں معلوم ہی کہ اخبارات سے کیا کیا منافع پہنچتے ہیں اور جبتک معاونین دریادلی کو کام نہ فرماویں اخبار کی حیثیت درست نہیں ہو سکتی غریب مُلّا کی اذان کون سُنتا ہی باوصفیکہ ملک کیطرف سے برابر بے پروائی ہورہی ہی لیکن پھر بھی اخبارات کی تعداد دمبدم ترقی کر رہی ہی۔ جنمیں بیشتر جگنوں کیطرح دم بھر چمک کر غائب غلہ ہو جاتے ہیں اگر اخبارات کی تعداد بڑھے نامہ نگاروں کے لئے معقول اُجرت مقرر ہو اور جو حضرات اخبارات جاری کرتے ہیں یہہ مضمون نگاری کریں ادھر قدردان قرض کو اور مانگنے کو موقوف کرکے نقد قیمت پر اخبار خریدکریں تو بیشک قابل ستایش ترقی ہو سکتی ہی +

الراقم۔ نامہ نگار کوہ نور

سرحدی معاملات

پایہ تخت روس سے جو تازہ خبریں آئی ہیں اِن سے معلوم ہوتا ہی کہ افغانستان کی سرحد پر امن قایم ہی فساد پیدا ہونیکی افواہیں درست نہیں ہیں۔ اِن خبروں سے معلوم ہوتا ہی کہ امیر صاحب چپ چاپ مزار شریف میں مقیم ہیں اور بخارا اور افغانستان کے درمیان تجارتی قافلے بے روک ٹوک آمد و رفت کرتے ہیں +

بہرحال لاہور کا انگریزی اخبار پھر اُن افواہوں کا ذکر کرتا ہی جو سرحد سے آرہی ہیں کہ امیر صاحب روسیوں سے رشتہ اتحاد قائم کر رہے ہیں۔ یہہ خبریں پہلے بھی آچکی ہیں۔ اخبار پایونیر نے انکی تردید کی ہی۔ لاہور کا انگریزی اخبار بھی اگرچہ اُنکو قابل اعتبار تصور نہیں کرتا لیکن تاہم چھاپتا ہی اُسے غرض یہہ ہی کہ ہوا کا رخ معلوم رہے +

افغانستان میں اسوقت بہت سے معزز عہدے خالی ہیں۔ اُمید کی جاتی ہی کہ مارچ میں نوروز ہوگا اُسوقت یہہ عہدے پُر کئے جاوینگے۔ سب سے بڑا عہدہ افغان ترکستان کی گورنری کا ہی اسکے لئے امیر صاحب کو ابھی تک کوئی ایسا معلوم نہیں ہوتا۔ یہہ کام بہت نازک ہی اسلئے بالفعل وہ اس عہدے کو پُر نہیں کرینگے بلکہ اسکا انتظام خود اپنے ہاتھ میں رکھینگے۔ اسکے علاوہ گورنری علاقہ قندھار و گورنری جلال آباد و گورنری لغمان و گورنری سرخرود کے عہدے حاکموں کی وفات سے خالی پڑے ہیں۔ اِن عہدوں

پھر کہتے ہیں کہ گورنران مرحوم کے لڑکوں کو مقرر کیا جاویگا +

دہلی پنچ کا نامہ نگار ایبٹ آباد سے لکھتا ہو کہ :- تمام افغانستان کے خوانین امیر عبدالرحمان خان کے ظلم و ستم سے مجبور ہورہے ہیں انکی جائداد ذرہ سی ناراضگی پر ضبط کیجاتی ہو اور کسی کو قتل کیا جاتا ہو کسیکو ملک بدر ہونیکی سزا دیجاتی ہو اور کسیکو بیوجہ قید میں رکھا جاتا ہو۔ غرضکہ کہانتک امیر کے ظلم کا رونا رویا جاوے۔ امیر عبدالرحمان خان بڑا ظالم بڑا بیرحم۔ بڑا بیخوف حکمران ہو۔ خوانین افغانستان کیا افغانستان کی تمام رعایا امیر کے ہاتھوں مجبور اور ہر وقت دست بدعا ہی کہ "خدا امیر را جلد تر غارت کند یا او را چشم انصاف عطا کند کہ در حق و باطل تمیز بکند" +

امیر صاحب کابل کی نسبت بہت قسم کی خبریں انگریزی اخباروں میں دیکھی جانے لگیں۔ سب سے اہم خبر یہہ ہو کہ انکی زیست کے ایام بہت تھوڑے ہیں +

از - اخبار عام

واقعات اور رائیں

جسوقت برازیل کی حکومت گردی کی خبر روم میں پہنچی کہ وہاں کی فوج اور رعایا نے بڈرگر شاہ برازیل کو تخت سے اُتار کے جلاوطن کردیا ہو تو سلطان روم بہت گھبرائے اور اس خبر نے اُنکے دل پر سخت خوف طاری کیا۔ اُنہوں نے فوراً حکم نافذ فرمایا کہ البانیا اور نیوبیا کی فوج گارڈ میں کثیر رقوم بطور انعام تقسیم کیجاویں۔ اور افواج روم کی تمام تنخواہیں جو واجب الادا ہیں جھٹ پٹ چکا دیجاویں تاکہ اُن لوگوں کو اس قسم کا خیال پیدا نہ ہو جیسا برازیلیوں کو ہوا +

انجمن اشاعت اسلام مونگیر مولوی حسین علی صاحب کو امریکہ اور انگلستان میں اشاعت اسلام کے لئے بھیجنے کا بندوبست کر رہی ہو اور اس غرض کے پورا کرنیکے لئے چندہ سے ایک سرمایہ جمع کیا جاتا ہو۔ اسپر بھارت سدار لکھتا ہو کہ کیا ہند میں دال نہیں گلتی کہ دوڑے دوڑے دوسرے ملکوں کی راہ لیتے ہیں۔ اہل اسلام امریکہ اور یورپ کے مشنریوں اور مسیحیوں کی دیکھا دیکھی اپنا حوصلہ بڑھاتے ہیں مگر اُنپر لازم ہو کہ پہلے ہندوستان کے پیر پرست اور تعزیہ پرست مسلمانوں کو راہ راست پر لادیں تب غیر ملکوں میں جانیکا خیال کریں ورنہ اسکے مصداق ہیں۔ تو کارِ زمیں را نکو ساختی - کہ با آسمان نیز پرداختی (نور افشاں) +

آرہ ضلع شاہ آباد سے ایک پٹنہ کے اخبار کو لکھتے ہیں کہ :- ان دنوں یہاں چوروں کی سخت یورش اور چوریوں کی بڑی کثرت ہو۔ خلقت کی جان پر آبنی ہو۔ امن و اطمینان کی حالت تو ایسی مفقود ہوگئی ہو کہ جیسے یہہ ضلع (خدا ناکردہ) سرکاری عملداری سے نکل گیا ہو۔ لوگ جاگ جاگ کر راتیں کاٹتے ہیں اور بُرے بھلے جسطرح بن پڑتی ہو اپنی حفاظت آپ کرتے ہیں پولیس پر تو لعنت بھیجئے۔ اسکو اس بات سے سروکار ہی کیا۔ حکام عالیمقام بھی چین سے اپنے کمروں میں پانوں پھیلائے سوتے ہیں اور مطلق اسکی پروا نہیں کرتے +

بمبئی میں عربی گھوڑوں کے تاجروں میں سخت لڑائی ہوئی جو انکی جہالت کا ایک کرشمہ تھی۔ یہہ تاجروں کے مُقدم "دُشو خرامونٹ کمپنی" کے جسکو گھوڑے مطلوب تھے پاس جاکر مول کرانیکے عدم تصفیہ کے باعث شروع ہوئی لٹھ چلے سر پھٹے۔ کُشت و خون ہوجاتا جو پولیس بروقت امداد کو نہ پہنچتی تاہم ایک تاجر سخت مجروح ہوا +

اجمیر کے باشندے وہاں کی میونسپل کمیٹی کی جابرانہ کارروائی کے سخت شاکی ہیں خصوصاً اہل اسلام زیادہ شکایت کرتے ہیں کہ ممبران میونسپل کمیٹی غریب خوانچہ والوں سے بھی کرایہ وصول کرتے ہیں کیونکہ انکی توجہ آمدنی بڑھانیکی طرف زیادہ مصروف ہو جسکی تصدیق ایک پنجابی اخبار کے نامہ نگار نے بھی کی ہو۔ یہہ خیال آمدنی بڑھانیکا تو ممبروں کی جانب سے قابل تعریف ہو مگر ایسی خفیف چیزوں پر محصول لگانا کوتہ نظری ہو +

کریٹ کے فساد نے اپنا نیزہ بلند کر رکھا ہو۔ ابھی ایک خونخوار جنگ رعایائے کریٹ اور ترکوں کے درمیان ہوا جس میں ۶۰ ترک زخمی ہوئے اور مقتولوں کی تعداد تا حال صحیح طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ مگر خبروں سے اسقدر ظاہر پایا جاتا ہو کہ اس جنگ میں ترکی سپاہ نے سخت شکست حاصل کی +

ولایت میں ایک شخص بارود کے گودام سے کسی آہنی آلہ سے بارود نکال رہا تھا کہ گولہ پھٹ گیا چہرہ سے اُسکے داڑھی مونچھ کے بال سب جل گئے۔ مگر خدا کی قدرت کہ وہ بچ گیا +

جے پور کی آبادی جاگیروں کو خارج کرکے (جنکے مدرسوں کا رپورٹ میں ذکر نہیں ہو) اسوقت سولہ لاکھ تراسی ہزار ہو۔ عورتیں مردوں سے ۲۵ فیصدی زیادہ ہیں جو بچے کہ مدرسہ جانیکے لائق ہیں اُنکی تعداد ایک لاکھ چھبیس ہزار ایکسو چھبیس ہو اور جو لڑکیاں پڑھنے کے قابل ہیں اُنکی تعداد ایک لاکھ سولہ ہزار تین سو چھبیس ہو اکثر مدارس کے طلباء کی تعداد پندرہ ہزار تین سو چھہتر لڑکے اور پانسوں تریپن لڑکیاں ہیں اس لحاظ سے ان لڑکوں میں سے جنکی عمر مدرسہ میں تعلیم پانے کی ہو ۹ میں ایک پڑھتا ہو اور اسیطرح سے دو سو دس لڑکیوں میں ایک لڑکی پڑھتی ہو۔ جتنے گاؤں اور قریے کہ جے پور کے ماتحت ہیں سب کی تعداد چار ہزار ہو جنمیں ہر آٹھ گاؤں میں ایک مدرسہ ہو + وزیر الملک

مقام کاموتون واقع جنوبی جاپان میں زلزلہ آیا اور یہہ کیفیت دکھائی کہ ۴۳۲ مکان مسمار اور ۹۳۴ شکستہ ہوگئے ۱۹۔ آدمی مرے ۵۳ مجروح ہوئے ۵۲۸ جگہ زمین شق ہوگئی ۱۳۷ جگہ سے سڑکیں ٹوٹیں۔ ۱۷ جگہ جنگل کو نقصان پہنچا۔ ۴۵ دریاؤں کے پل ٹوٹ گئے ۳۰ کنوؤں کا پانی گدلا اور خراب ہوگیا +

ریلوے کی تیز رفتاری خدا کی پناہ!! ریل کی رفتار کیا ہوئی بجلی کی تڑپ ہوگئی۔ آجکل ہی ایک امریکہ کے انجنیر نے میکینکل ورلڈ کو لکھا ہی کہ اُسنے کئی بار امریکہ کے انجنوں کو وہاں کی سڑکوں پر ۸۰ میل فی گھنٹہ کے حساب سے دوڑایا ہی۔ اسکا بیان ہی کہ میں تحقیق کرسکتا ہوں کہ بحر کے اس کنارہ ۹۲ میل فی گھنٹہ کے حساب سے بھی انجن دوڑائے ہیں۔ اور یہی شخص لکھتا ہی کہ اگر ان نئی گھڑت اور اعلی درجہ کے انجنوں کو جو ابھی تیار ہوئے ہیں سو میل فی گھنٹہ کے حساب سے دوڑایا جائے تو اسمیں ذرہ بھر بھی تعجب یا مبالغہ کی بات نہ سمجھیگا +

دقیانوسی سزا۔ خدا سلامت رکھے بعض ریاستی اہلکاروں کے بھی دم غنیمت ہوتے ہیں۔ ہمارے ناظرین یہ خبر کو پڑھکر بہت ہنسینگے۔ کہ اب بھی بعض ایسی ریاستوں میں جہاں قانون انگریزی کے مطابق کارروائی ہوتی ہی بعض عہدہ داران کو مقدمات فوجداری میں سزا دینے کے وقت اپنی وہی پچھلے گنڈے کی سزا دینی مطبوع خاطر ہوجاتی ہی۔ جیساکہ بقول صاحب اخبار قیصری جالندھر فی الحال ریاست بیکانیر کے کسی تحصیلدار صاحب نے ایک مجرم کے حق میں انوکھی سزا تجویز فرمائی۔ کہ مُلزم کو کان سے پکڑ کر ایک گھنٹہ تک اُٹھایا اور بٹھایا جائے۔ اور بعد ازاں گیارہ جوتے اُسکے سر پر لگائے جائیں۔ اس حکم کی ناراضی سے عدالت اعلی میں اپیل کی گئی۔ اور حاکم اپیل نے اس دقیانوسی سزا کو منسوخ فرماکر تمام عدالت ہائے ماتحت میں ایک گشتی حکم جاری فرمایا۔ کہ آئندہ کوئی عدالت کسی جرم فوجداری میں مُلزم کے حق میں ایسی سزا تجویز نہ کرے۔ جو اقسام سزا مصرحہ تعزیرات ہند کی ذیل میں نہ آتی ہو +

موضع گھوالی کی نہر میں ایک لاش برآمد ہوئی پولیس صدر اسٹیشن امرتسر نے تحقیقات کرکے مہتاب سنگھ صوبہ دار کی عورت کو مُلزم قرار دیا کہ اُسنے اپنے سوتیلے فرزند کو قتل کرکے نہر میں ڈالدیا ہی۔ کیونکہ کئی روز سے وہ لڑکا گھر سے غائب تھا آخر کار مقدمہ مرتب ہوکر عدالت میں چالان ہوا۔ عین تحقیقات کیوقت لڑکا زندہ عدالت میں حاضر ہوا۔ اور بیان کیا کہ میں زندہ ہوں ناحق پولیس نے میری سوتیلی والدہ کو اسقدر تکلیف دی اور ہماری بیعزتی کی معلوم نہیں کہ یہہ کسکی لاش تھی۔ میں گھر سے ناراض ہوکر چلا گیا تھا۔ اب جبکہ مجھے خبر ملی کہ میری والدہ گرفتار ہی تو میں فوراً حاضر عدالت ہوگیا۔ اسپر عورت چھوڑ دیگئی دیکھیے پولیس کو کیا تنبیہہ ہوتی ہی جسکی ایسی تحقیقات سے بیچاری بیگناہ عورت کو مجرم قرار دیکر اسکا چالان کیا گیا۔ عورت مذکورہ کا خاوند بھی ایک رجمنٹ میں صوبہ دار ہی +

ایک اَور ایسا ہی ماجرا سُن لیجیے مسمی بھگوان سنگھ المعروف اربنگی جو عرصہ دراز سے اپنے گھر سے چلا گیا تھا اب قریباً تیس سال کے بعد اپنے ضلع میں واپس آیا۔ پولیس نے اُسکو گرفتار کرکے قاتل ملزم قرار دیا کہ امرتسر میں لوچڑوں کے مقدمہ قتل میں یہہ بھی شامل تھا۔ اور اسوقت سے یہہ مفرور تھا مگر اب آگیا ہی اسلئے چالان کیا جاتا ہی۔ چنانچہ مسمی مذکور ایک عرصہ تک زیر حوالات رہا اور صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں تحقیقات کیواسطے چالان کیا گیا وہاں سے سشن صدر میں دورہ سپرد ہوا۔ جہاں سے ملزم صاف بری ہوگیا۔ کہ یہہ مُلزم نہیں ہی +

امرتسر سابق میں یہاں بموجب حکم صاحب ڈپٹی کمشنر پتنگ بازی بند ہوگئی تھی مگر اب پھر یہہ رسم جاری ہوگئی ہی چنانچہ اس ہفتہ بازار نہال سنگھ میں ایک معزز شخص سیوا سنگھ نامی پتنگ بازی کررہا تھا پولیس نے گرفتار کرکے صاحبان آنریری مجسٹریٹان کی عدالت میں چالان کردیا جہاں سے ۲۴ ماہ حال کو مسمی مذکور کو دو روپیہ جُرمانہ ہوا +

۲۱ فروری کو لارڈ ہیرس جدید گورنر بمبئی کو روانگی کیوقت جو دعوت دیجائیگی اُسکے پریزیڈنٹ لارڈ نارتھ بروک ہونگے اور لارڈ رنڈالف چرچل آپ کی صحت کا ٹوسٹ پیش کرینگے +

لنڈن ۲۶ جنوری ایک مجمع نے مسٹر بڈلف ممبر پارلیمنٹ کی گاڑی پراس لئے حملہ کیا کہ وہ ایک پولٹیکل جلسہ سے چلے آتے تھے۔ لیڈی بڈلف کے چہرہ پر زخم آئے +

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی گاڑیوں پر چوریوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہی۔ صرف ریلوے ہی کا نقصان متصور نہیں ہی بلکہ مالکوں کو روپیہ وصول کرنیکے پہلے اپنے دعوی کے اثبات کیواسطے خط وکتابت کا ایک لمبا سلسلہ مدت تک جاری رکھنا پڑتا ہی +

ابھی دو ایسے واقعہ ایک ہفتہ کے فرق میں سرزد ہوئے ہیں جنھیں ہم بوثوق کہہ سکتے ہیں کہ افسران ریلوے سخت تفتیش کرینگے۔ دونو دفعہ ایک عورت جو زنانہ درجہ میں اکیلی سفر کررہی تھی اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے بریلی اور دیلا[illegible] کے درمیان لوٹی گئی۔ جب مقدمۃ الذکر سٹیشن سے ٹرین روانہ ہوئی تو چور زنانہ کمپارٹمنٹ میں گھسا اور عورت کا زیور اُتار کر فریدپور کے قریب ٹرین سے کود پڑا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ ریلوے ملازم کی اس سے سازش ہوگی ورنہ ممکن نہیں کہ وہ وہی زنانہ کمپارٹمنٹ جس میں عورت مذکور اکیلی بیٹھی تھی [illegible] رہے +

مدراس ۲۷ جنوری۔ ضلع سیدودا میں سوندر دُرگ میں ڈاکہ پڑا۔ جب ۵ ہزار روپیہ دو سپاہیوں کے پہرہ میں ڈاکخانہ کو جارہا تھا ڈاکوؤں نے گاڑی کو ٹھہرالیا اور پہرہ والوں کی مشکیں باندھکر نقدی لیکر کافور ہوگئے +

امرتسر دروازہ لوہگڑھ کوچہ تلورا بھان میں دو عورتیں جنکی عمر ۴۴ و ۱۶ برس کی تھی کپڑوں میں آگ لگنے سے جلکر مرگئیں۔ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ہیبتناک واقعہ مٹی کے تیل کے چراغ جلانے وقت وقوع میں آیا +

ریاست پٹیالہ سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر دھولپور چند روز سے رونق بخش ہیں کاروبار ریاست باہتمام جناب مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم و جناب میر منشی صاحب جناب سید محمد حسین و سردار گوردت سنگھ صاحب دیوان ریاست و بخشی گنڈا سنگھ صاحب کمانڈر انچیف ارکان ریاست نہایت عمدگی سے چل رہا ہی اور جلسہ رونق بخشی [illegible] صاحب جو ۷ فروری ۱۸۹۰ء کو ہوگا اُسکے سامان نہایت [illegible]

جانفشانی سے ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ گذشتہ جلسوں کی شکایات جو کونسل کے زمانہ میں ملک میں پھیلی ہوئی ہیں اس موقعہ پر رفع ہونگی +

راہوں ضلع جالندھر ۱۹ جنوری ۱۸۹۰ء کی رات کوگمی نومسلم بدمعاش سماۃ دھن کو اپنی چاچی کے مکان پر نقب لگاتا ہوا پولیس نے نہایت بہادری سے پکڑا لاٹھی سونٹہ خوب ہوا۔ پورن ملازم ٹون پولیس کی تلوار پر چند ضرب سونٹہ کی مجرم نے ماری بھلا سنگھ کنسٹیبل نے ملزم کو نہایت بہادری سے پکڑا جو قابل قدر حکام ہے۔ اس تھانہ کے چودھری حسین بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر ہیں جو لائق جنرل باگے خان سپہ سالار فوج خالصہ کے فرزند ارجمند ہیں +

گذشتہ سنیچر کو ریاست گوالیار میں ڈاکخانہ لشکر کے اسسٹنٹ رجسٹرار نے کونسل آوف ریجنسی کو اس مضمون کی درخواست دی کہ اُسکو پوسٹ ماسٹر جنرل نے اس وجہ سے ۹ روز متواتر کمرہ میں بند رکھا کہ اُنسے ایک پارسل قیمتی ۹ سو روپیہ کا چوری گیا۔ پوسٹماسٹر جنرل نے ہرطرح اقبال کرانیکی کوشش کی۔ اور آخرش ایک مضبوط لاٹھی کی مدد سے اس بیچارہ سے ایک نکڑہ کاغذ پر دستخط کرائے اور اُسکو رہا کردیا گو بندراؤ کلارک مذکور نے پریزیڈنٹ اور ممبروں کو بار۲ اصل ماجرے سے زبانی مطلع کیا۔ اور اُسنے صاحب رزیڈنٹ کیخدمت میں بھی درخواست کی ہے جو اُمید ہے کہ اسکا قرار واقعی انتظام کرینگے +

خفیہ پولیس اور کانگرس صاحب اخبار ٹریبون لکھتے ہیں کہ پنڈت اجودھیا ناتھ نے کانگرس پر اپنی سپیچ کے دوران میں بیان کیا کہ پولیس کے جاسوس الہ آباد سے بمبئی تک ڈیلیگیٹوں کے تعاقب میں آئے۔ مسٹر نارٹن نے ظرافت سے کہا کہ مدراسی ڈیلیگیٹ بھی پولیس افسر مدراس اور چند کانسٹبلوں کے پہرہ میں آئے ہیں۔ گو بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہہ خیال صحیح نہیں مگر کیا یہہ عجیب بات نہیں کہ کرنل ہنڈرسن افسر خفیہ پولیس ہند اور کرنل ولڈن کمشنر مدراس پولیس اور الہ آباد کے جاسوس کانگرس کی نشستوں کے دوران میں بمبئی میں موجود تھے؟ بلکہ یہانتک سُنا گیا ہے کہ تو دو یا تین سے بھی ایسے لوگ ڈیلیگیٹوں میں موجود تھے۔ ایسا قیاس کرلینا صحیح نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے یہہ لوگ معزز کانگرس والوں کے پیچھے لگائے ہوں۔ مگر اس قدر افسروں کا کارروائی کے دوران میں بمبئی میں موجود ہونا البتہ ایک غور طلب امر ہے شائد گورنمنٹ نے ایسے جاسوس نہ بھیجے ہوں مگر اس امر سے انکار نہیں ہوسکتا کہ پولیس ہند کے تمام حصوں میں نگران حال ہے۔ کیونکہ حکام کو کانگرس والوں پر اسقدر اعتبار نہیں جسقدر کہ ہونا مناسب ہے +

سنت حاکم سنگھ ہندو سکھ ساکن رامپور علاقہ پٹیالہ ۲۹ برس سے خانہ نشین ہیں اُنکے دو بیٹے پیشہ زراعت کرتے جنسے اُنکی گذران ہوتی ہے اُنکے ہاں پہلے پادری ڈہیری صاحب اکثر جا کے انجیل کی تعلیم دیتے رہے۔ اور اکثر پادری ای پی نیوٹن صاحب نے بھی اُنکو انجیلی تعلیم دی۔ وہاں ایک مشن اسکول عرصہ آٹھ سال سے جاری ہے جسمیں اُردو اور پنجابی میں دینی و دنیوی تعلیم ہوتی ہے۔ منشی جہان سنگھ سکھ مدرس ہے سنت مذکور نے ہندو مذہب کی باتوں کو ترک کردیا ہے اور کسیقدر مسیحی تعلیم پر چلتا ہے۔ مذہبی کتابیں بھی اُن کے پاس ہیں اُنکے دو پوتوں کی شادی رام گڈہ علاقہ نابھہ کے ستان سنگھ نمبردار کی پوتیوں سے ہونے پر کوئی رسم بت پرستی کی ادا نہیں کی اور نہ اپنی والدہ اور بی بی کے انتقال پر برہمنوں نے اسپر نابھہ کے راج میں نالش کی مگر کچھ کامیابی مستغیث کو نہیں ہوئی۔ سنت حاکم سنگھ اور اُسکے پیرو جو کئی سو آدمی مختلف گانوؤں میں رہتے ہیں سب اُنکے ہم عقاید ہیں کسیقدر اوتار کو مانتے نس کلنک اوتار پر بھروسہ رکھتے مگر انمیں سے کسیکا بپتسما ابھی تک نہیں ہوا لیکن نس کلنکی کہلاتے ہیں چنانچہ گذشتہ مردم شماری میں ان لوگوں نے یہی اپنا نام لکھوایا انمیں مختلف اقوام کے لوگ شریک ہیں +

لاہور دیوسماج کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۵ و ۱۶ ۔ اور ۱۷ فروری کو لاہور آنارکلی میں منعقد ہوگا جسمیں لکچر اور اپدیش دئے جائینگے۔ ہمارے بھائی دیوسماجی سچائی کے قریب پہنچے جاتے مگر تا حال منزل مقصود تک نہیں پہنچے ہماری اُمید ہے کہ وے رفتہ رفتہ باقی ماندہ غلطیوں سے نکل کر آفتاب صداقت کی روشنی میں آوینگے اور اقرار کرینگے کہ حقیقت میں یسوع مسیح ہمارا خداوند ہے +

گورنمنٹ ہند نے ہندوستانی افسروں کو یونائیٹڈ کنگڈم کے براعظم یورپ اور نئی بستیوں کے مصاحبوں کے ساتھ بلا واسطہ خط وکتابت کرنیسے بذریعہ سرکلر منع کردیا ہے ایسی تحریریں گورنمنٹ ہند کی وساطت سے بھیجی جانی چاہئیں +

گذشتہ علالت کیوجہ سے مہاراجہ صاحب الور کو بحری سفر کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اسلئے حضور ممدوح دارالحکومت سے نہضت فرما ہوکر سیدھے آسٹریلیا کو تشریف لیجائینگے۔ جہاں سے تین مہینے کے بعد مراجعت فرما ہونگے۔ مسٹر جن میجر فالکنر ایجنسی سرجن اور پولیٹیکل افسر ہمراہ جائینگے +

گیا میں ایک مکان کوتوالی کے متصل ہے اسمیں تین عورتیں اور ایک لڑکا دو یا سہ سالہ قتل کئے ہوئے ملے گھر کا مالک باہر گیا تھا۔ اور جب گھر میں آیا مقتولین کی لاشیں پائیں تھانہ میں رپٹ دی۔ قاتل کا پتہ نہیں لگا +

حضور قیصر ہند اپنے روزنامچہ کی ایک کتاب مشتہر کرنیکا ارادہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب میں خود حضور والاشان کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے شعر بھی چھاپے جاوینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ پہلی دفعہ ہے کہ حضور قیصر ہند سب لوگوں کو شاعر معلوم ہوئیں +

میرٹھ کا اخبار لکھتا ہے کہ اندنوں چوری کی واردات زیادہ ہوئیں۔ افغانی خانہ بدوشوں کا ایک گروہ آیا ہوا ہے اور اُنکی جوان جوان عورتیں فارسی زبان میں بھیک مانگتی پھرتی ہیں لوگوں کے گھروں میں جاتی ہیں کیا عجب کہ یہی عورتیں بھید لیکر اپنے وارثوں سے چوریاں کراتی ہوں +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

زار روس تمام روس کے شہنشاہ ہیں لیکن دشمنوں کی نیش زنی سے وہ ایک فقیر کے برابر بھی بیخوف نہیں ہیں +

نیو یارک میں جو برقی آلہ پھانسی پانیوالے مجرموں کے لئے تیار ہوا اُسکا تجربہ جیل میں ایک بیل پر کیا گیا بیل فوراً ہلاک ہوگیا +

کلکتہ میں ۴ فروری سے ۱۴ فروری تک جو قواعد ہوگی اُسکا مقصد یہہ ہو کہ اگر سمندر کیطرف سے کوئی حملہ کرے تو کلکتہ کی حفاظت کیونکر ہو سکتی ہے +

غالباً نظام کی منتخب کردہ فوج کے لئے ایک انسپکٹنگ افسر مقرر ہو یہہ تقرر جلد تر ہونیوالا ہے +

برمنگھم میں گھوڑوں کو بھی مرض انفلوئنزا ہوگیا۔ جس گھوڑے کو یہہ بیماری ہوجاتی ہے اُسکے ناک اور منہہ سے پانی بہ جاری ہوجاتا ہے +

گورنمنٹ بمبئی نے قوم پارسی کو پونا والنٹیر پلٹن میں شامل ہونیکی اجازت دیدی ہے۔ پارسی لوگ اس سے بہت خوش ہیں +

خرخشہ جزیرہ کریٹ کی وجہہ سے یونان کی ریزرو فوج کو حکم ہوا ہے کہ جنگ کے لئے تیار رہیں +

پونا۔ عدالت مطالبہ ہائے خفیفہ میں ۷ ہزار کا غبن معلوم ہوا ہے۔ کلرک بھاگ گیا ہے جسکی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا ہے +

حضور پرنس وکٹر ۲۵ جنوری کو صبح کے ساڑھے سات بجے لاہور میں رونق افروز ہوئے جنکا استقبال سٹیشن پر بڑی دھوم دھام سے ہوا +

انڈیا کونسل غور کر رہی ہے کہ ہندوستان میں جسقدر تنگ پٹڑی کی ریلوے لین ہیں سب کو بس ملین پونڈ کے خرچ سے وسیع کیا جاوے +

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ۱۲ جنوری کو مجتہد العصر سید ابراہیم نے دنیا سے انتقال کیا +

شاہ یونان اب کے موسم بہار میں تخت سلطنت سے کنارہ کش ہوکر اپنے ولیعہد کو جانشین کرینگے +

سوڈان میں سخت قحط پھیل گیا ہے بیشمار رعایا ہلاک ہورہی ہیں اور درویشوں کی فوجیں منتشر ہوگئی ہیں +

شہنشاہ روس نے اس تجویز کو پسند کیا کہ ساحل بحیرہ اسود پر ریلوے تیار کیجاوے +

سید پور ضلع راولپنڈی میں ایک شخص مقتول کے چار قاتلوں کو سزائے کالا پانی دیگئی +

اخبار دوست ہند بھیرہ پر جو لائبل میں دوسو روپیہ جرمانہ ہوا تھا وہ اپیل میں منسوخ ہوگیا +

میرٹھ شہر میں ایک گھنٹہ گھر تعمیر ہونیوالا ہے جسکا نقشہ تیار کرنے کے لئے تین سو روپیہ کا اعلان دیا گیا ہے +

طہران میں ٹریمبے جاری ہوگئی ہے اور ابھی اُسکی وسعت کیواسطے انتظام ہو رہا ہے +

گورنمنٹ انگلشیہ کی فوج مقیم ہند کی تعداد ۲ لاکھ ۱۸ ہزار ۷ سو ۲۹ سپاہی ہے +

نظام حیدر آباد کے وزیر کی تنخواہ گورنر جنرل ہند سے بھی زیادہ یعنی پندرہ ہزار روپیہ ماہوار ہے +

ایڈنبرا میں کارخانہ بارود میں آگ لگی۔ چھہ آدمی اُڑ گئے +

جودھپور کے مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب بھی واسطے معائنہ فوجی قواعد میرٹھ کی تشریف لائے تھے +

کریٹ میں خونخوار لڑائی پھر شروع ہوئی۔ بہت سپاہ و مفسد کام آئے ہیں +

آگرہ میں ۱۰ لاکھ کے سرمایہ سے ایک اور روئی کا پیچ کھڑا کیا جائیگا +

افواہ ہے کہ پشاور کی کمشنری ٹوٹ کر راولپنڈی سے ملحق کردیجائیگی +

لشکر گوالیار کے ایک کلرک ڈاکخانہ کو پوسٹماسٹر جنرل نے ۹ دن حبس بیجا میں رکھا +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ دارالریاست کو واپس تشریف لے آئے +

وبائے انفلوئنزا روس سے شروع ہوکر تمام یورپ و امریکہ وغیرہ میں پھیل گئی +

لاٹ صاحب پنجاب نے ایک ہزار روپے جدید عدالت کے لئے عطا کئے +

دہلی میں ایک سقہ اسباب پر زہر کھا کر مرگیا کہ اسکے گھر میں کسی نے چوری کا مال ڈالدیا +

مدراس کے ضلع مدورا میں ڈاکوؤں نے ایک چٹھی ڈاکخانہ کی محصولہ پانچہزار لوٹ لی پولیس نے سپاہیوں کو گرفتار کر رکھا ہے +

خبر آئی ہے کہ پرتگال کی جونئی آبادیاں افریقہ میں ہیں انمیں برٹش رعایا کی بہت ہتک ہو رہی ہے +

بمبئی ۲۷ جنوری سر ایبل گریفن اور لیڈی گریفن جہاز ڈاک میں یہاں وارد ہوئے +

بمبئی ۲۷ جنوری۔ کل سر سالار جنگ مرحوم کے صاحبزادے منیر الملک حیدر آباد میں راہی ملک بقا ہوئے +

ڈیرہ غازی خان کی حفاظت کے لئے دمدموں اور مورچوں کی تعمیرات کے واسطے ۱۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی اجازت ہوئی +

پونا کے باشندے لارڈ رے گورنر بمبئی کی یادگار قائم کرنیکے لئے تجویز کر رہے ہیں +

کرنیل ادمنی انسپکٹر جنرل پولیس خیرپور ریاست کی بدانتظامیوں کو دیکھنے کے لئے بھیجے گئے +

حکم ہوگیا کہ کابل تک ریل بنانیکے لئے فوراً پیمایش شروع کیجاوے +

پنجاب میں پچھلے دنوں سردی خوب چمکی۔ بارش زوہ نہ ہوئی +

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

لفٹنٹ سی - بی رولن سن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر بطور انتظام چند روزہ دہلی سے انبالہ کو تبدیل ہوئے جبکہ مسٹر سی - ایم رواز صاحب بہادر رخصت فرلو پر ماہ اپنڈ میں جاوینگے - تو کرنیل گارڈن ینگ صاحب بہادر کمشنر راولپنڈی سے لاہور کو تبدیل ہونگے - اور مسٹر ایس ایس تھاپرن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر راولپنڈی قایم مقام کمشنر قسمت راولپنڈی مقرر ہونگے +

تار کی خبریں

لنڈن ٢٨ جنوری طہران کے تار سے معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کے روز ایک بھاری جماعت نے اسلئے شور و غوغا مچایا کہ شاہ نے سر ڈرمنڈ ولف کے پیش کردہ ترجمہ انجیل کو منظور فرمایا - مگر فساد مذکور جلد فرو کیا گیا اور پہرے بڑھائے گئے +

لنڈن ٢٩ جنوری - پرتگالی تمام وہ ملک اپنے قبضہ میں لا رہے ہیں جسکا زمینی سرحد کے قایم ہونے سے لا یا جانا ممکن ہے +

لنڈن ٢٩ جنوری کل ساڑھے بارہ لاکھ کا روسی سونا انگلستان کے بنک میں جمع ہوا +

لنڈن ٢٩ جنوری خبر آئی ہے کہ برازیل نے اُن چالیس ملاحوں کو پھانسی دینے کا حکم دیا ہے جنہوں نے شراب کے نشہ میں " شراب کی عمر دراز ہو " پکارنا شروع کیا مگر ایک دوسرے پیغام سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے البتہ ٩ - آدمی نشہ میں دنگہ کرنے سے ہلاک ہوئے +

برلن ٣٠ جنوری شہنشاہ جرمنی نے ڈریگون گارڈ نمبر ایک کو حکم دیا ہے کہ کوئن کے نام کے حروف اپنے کوٹ کے کندھوں پر طلائی تاروں سے لکھا یا کریں - کہ ملکہ اس فوج کی آنریری کمان افسر ہیں +

پشاور ٣٠ جنوری ہزرائل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر ١/٢ ٨ بجے صبح کے سپیشل ٹرین میں رونق افروز ہوئے شیشن پر کرنل اوسبی کمشنر کرنل وار برٹن جنرل کین اور ڈیپارٹمنٹوں کے مقامی افسروں نے استقبال کیا - جنرل کین نے موجودہ افسروں کو حضور پرنس کے روبرو پیش کیا جنہوں نے شوق کے ساتھ ہر ایک سے ہاتھ ملایا - رائل آئرش رجمنٹ کا تعظیمی پہرہ تھا اور سڑک پر صاحب کمشنر کے بنگلہ تک ہائیلنڈ لائٹ انفنٹری کا پہرہ صف بستہ تھا - پارٹی صاحب کمشنر کے بنگلہ کو تشریف لے گئی سڑک جھنڈیوں سے خوب آراستہ و پیراستہ تھی +

ٹانک ٣٠ جنوری - آج صبح مہم درہ ژوب درہ گوملاری سے ہوتی ہوئی یہاں پہنچی - مسر رابرٹ سنڈیمان وزیری اور دوسرے ملکوں کے ساتھ جو مہم کے ساتھ ہیں درہ کو فوج اور تجارت کے لئے کھلا رکھنے کا بندوبست کرنے کے لئے دربار منعقد فرمائینگے +

کلکتہ ٣٠ جنوری - کل سر اے کرافٹ ڈائیرکٹر سررشتہ تعلیم نے چند معزز صاحبوں کو حضور لفٹنٹ گورنر کی دولت سرائے میں اس غرض سے طلب کیا ہے کہ ہند کی خواندہ جماعات کو عمدہ اور ارزاں انگریزی اور اُردو کتب بہم پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی منعقد کرنے کے باب میں غور کیا جائے +

مدراس ٢٩ جنوری مسٹر ارنڈل ضلع کسٹنا کے کلکٹر نے دریافت کیا ہے کہ محکمہ آبپاشی کی بددیانتی سے بعض ایسے بھاری قطعہ اراضیات کو پانی ملتا رہا ہے جنکی کئی سالوں سے کسی کو خبر نہیں ہوئی - اسطرح گورنمنٹ کو ٥٠ ہزار سالانہ کا نقصان ہوا ہے +

مدراس ١٩ جنوری مدراس ریلوے کے ایجنٹ کا ایجاب منظر ہے پالیش ریلوے لین جسکی وسعت نیلور سے گنٹور تک ہوگی - گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے جسکے واسطے ٢٠ ہزار روپیہ صاحب مذکور کے اقتدار میں کیا گیا ہے +

برلن ٣٠ جنوری خبر آئی ہے کہ ہیضہ کوہ قاف میں شروع ہو گیا ہے +

نمبر ٧ - روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ٩ - اکتوبر ١٨٩٠ء معہ رپورٹ سب کمیٹی واسطے تیاری گدیلہ وغیرہ واسطے مریضان شفاخانہ بہ تعداد ماہپر ٥ - تجویز ہوئی کہ اسٹیمیٹ ماہپر ٥ منظور ہے سب کمیٹی شفاخانہ اندر میعاد ایک ہفتہ کے اسباب مذکور تیار کرا دے - **نمبر ٩** - درخواست فرید بخش و نور محمد کارخانہ داران باشندگان سعافی محصول چونگی بابت ایسے کپڑے کے جو محض سلنے کی غرض سے آتا ہے - **تجویز** ہوئی کہ اسبارہ میں سب کمیٹی حسب ذیل مقرر ہو کر اندر میعاد ایک ہفتہ کے قواعد پیش کرے - خواجہ احسن شاہ صاحب - بابو سب سرنداس صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - **نمبر ٩** رپورٹ لالہ راجیداس صاحب ممبر کمیٹی باطلاع بجھانے آگ بازار رباطیاں متصل چاہ کُتّیاں بتاریخ ٢٨ - اکتوبر ١٨٩٠ء و اظہار محنت ملازمان مندرجہ رپورٹ دار وغہ صفائی و درخواست دیئے جانے بہ تفصیل مندرجہ رپورٹ - **تجویز** ہوئی کہ درخواست انعام نامنظور کیجاوے برائے خوشنودی مزاج مندرجہ رپورٹ ممبر صاحب حرف دار وغہ صفائی کو دیا جاوے - اور بابت کسی وغیرہ اسباب مطلوبہ پولیس اور سپرنٹنڈنٹ اسٹیمیٹ طلب ہو - **نمبر ١٠** - درخواست کرپارام طالب علم بی اے کلاس برائے وظیفہ **تجویز** ہوئی کہ درخواست کرپارام سپرد سب کمیٹی تعلیم کے ہو کہ وہ اپنی رائے بعد معائنہ کاغذات متعلقہ ایک ہفتہ تک پیش کرے - **نمبر ١١** رپورٹ سب کمیٹی

صفائی براو تخفیف کئے جانے ایک گڈہ صفائی مشاہرہ عـہ ماہوار - تجویز ہوئی کہ کثرت رائے سے رپورٹ سب کمیٹی صفائی نامنظور کیجاوے - نمبر ۱۲ عرضی منیب الدین ہیڈ سوپروائیزر ٹیکہ بدرخواست ملنے امداد واسطے کمیٹی لاگ ونیز اسکے کہ اطفال اہل ہنود کو ٹیکا نہیں ہوتا اور رائے صاحب سول سرجن بہادر کہ مثل شہر امرتسر انتظام ٹیکہ کا کیا جاوے و حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کہ ممبران کمیٹی اگر ٹیکا نمی اپنی چاہتے ہیں تو امداد دیں اور کوئی حکم جبراً نہیں دیا جاتا - تجویز ہوئی کہ آئندہ جلسہ تک ملتوی رہے - نمبر ۱۳ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۷ - نومبر ۱۸۸۹ء باطلاع منظوری نیلام باجہ بہ تعداد ما ہم عـہ جو بدست پانا خرادی نیلام ہوا ہے - تجویز ہوئی کہ فروخت باجہ منظور ہو - نمبر ۱۴ - روبکارات صاحب سیول سرجن در بارہ مرمت فرش کمرہ شفاخانہ و تیاری دو پاخانجات حسب نمونہ پشاور شفاخانہ کی واد بچاکر بجائے کمرہ زنانہ خانہ واحاطہ مکان سکونتی اسسٹنٹ سرجن وغیرہ - تجویز ہوئی کہ مرمت فرش ایک کمرہ شفاخانہ و دو پاخانجات حسب اسٹیمیٹ پشاور کے منظور کیا جاوے نسبت بلند کئے جانے دیوار ہائے کمرہ زنانہ اسٹیمیٹ پیش ہو اور ایک نقل رزولیوشن بخدمت صاحب سیول سرجن بہادر مرسل ہو - نمبر ۱۵ رپورٹ سید سردار علی صاحب کہ جسقدر مردہ لاوارث جلائے جاتے ہیں وہ بسبب کم ہونے لکڑیوں کے اچھی طرح نہیں جلتے اور نہ مسلمان مردہ ہائے لاوارث کا غسل اور جنازہ بسبب کم خرچ کے ہوتا ہے خرچ مقررہ اور بھیجا جاوے - تجویز ہوئی کہ ہمراہ سرکلر گورنمنٹ کے پیش ہو - نمبر ۱۶ کاغذات جنکے روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دئے گئے اور اب براد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے -

بابت خرچ لاگ وغیرہ ٹیکہ - یکصد

اجرت نجار بابت لگانے کڑی بمحلہ چھاؤنی - ۱۳/

قیمت تیل گیرو سین ۳۰ پیٹی　ماہم ۱۴/۰

بابت مرمت قفل و گرفتاری ہرن
چڑیاخانہ بموجب روبکار جناب صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۸۹ء　ما ۲/

قیمت ۱۲/۱ ساڑھے بارہ اونس کونین
مصارف شفاخانہ ڈسپنسری　للعہ ۲/

بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۹ء قیمت دو کاپی رسالہ نمبر ۲۴　عـہ ۲/۳/

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں + باقی آئندہ

رباعی

جب تارکِ دنیا ہوئے جاگیر ملی -
عقبیٰ میں غنی ہونے کی تدبیر ملی
ایمان سے اگر در عیسیٰ پہ سفیر
جب خاک ہوئے ہمکو یہہ اکسیر ملی

ایضاً

دل الفت دنیا میں پھنسایا ہمنے -
دلدار مگر کوئی نہ پایا ہم نے
سر قدموں پہ عیسیٰ کے رکھا جب سفیر
اغیار سے ۲ تھہ اپنا اٹھایا ہمنے

ایضاً

انساں کی اعانت نہ موثر نکلی -
بے سود میری کوشش وافر نکلی
ملتے عیسیٰ سے مدد پاکے سفیر
کشتی میری محفوظ سراسر نکلی

ایضاً

نہ علم نہ حکمت نہ ہنر سے پایا -
حرفت سے مشقت سے نہ زر سے پایا
خم ہو ہوکے دیکھا جو سوئے فلک سفیر
سید عارستہ یسوع کے در سے پایا

مُجرا

اے شہ گردوں مقام - شافع روز قیام
کرتے مسیحی ہیں سب آپ کو مُجرا سلام
خالقِ ارض و سما - مالکِ روزِ جزا
تو ہی ہو ابنِ خدا - حق کا مجسم کلام
سالکِ راہ رضا - مالکِ ملکِ بقا
مصدرِ جود و عطا - مرجع ہر خاص و عام
قدیہ اُمت ہو تو - منبع رحمت ہو
بحرِ کرامت ہو تو - تو ہی سبھوں کا امام
عقدہ بخشش جو تھا - پردہ میں پوشیدہ تھا
موت سے تیرے وہ وا - ہوگیا عقد تمام
خون جو تیرا بہا - بدلے میں
ہوگئی اُمت رہا - فدیہ اسی کا ہے
نام ہے وردِ زباں - تیرا ہی اے جانِ جاں
کس کا کریں ہم بیاں - غیر سے کیا ہم کو کام
ہے یہہ سفیر آپکا - دل سے نہ دنیا
ہے یہی اسکی دعا - آپ سے ہر صبح و شام

ماللحم انگوری

مفرح مولدِ خون - دافع ضعف قوا - مقوی معدہ و دماغ - طحال - کمزوری - لاغری - بدہضمی - وجع مفاصل درد کمر - درد سر - سُرفہ کہنہ - نسیان - فساد خون کو دور کرتا ہے - رنگ سرخ بناتا ہے - قیمت فی بوتل دو روپیہ تین آنہ سے کم نہیں ملتا - آدھی درجن لعـہ ایک درجن بیس روپیہ مفصل فہرست ادویہ کثیر الوقوع وامراض کی ماہیت و پیدائش مفت محصول ایک آنہ بھیجنے سے مل سکتی ہے

المشاھر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت

لودیانہ بارش نہیں ہوئی فصلیں العطش العطش

امریکن مشن پریس لودیانہ